سوال

زنا سے پیدا شدہ بچے کا حال اور اس سے شادی کرنے کا حکم

جواب

الحمد للہ

ولد زنا یعنی زنا سے پیدا شدہ اولاد کے متعلق احادیث میں مذمت آئی ہے لیکن ان میں اکثر احادیث ضعیف ہیں جو صحیح ثابت نہیں

سنن ابوداود اور مسند احمد میں حدیث مروی ہے کہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"زنا سے پیدا شدہ بچہ تینوں میں سے سب سے زیادہ برا ہے"

یعنی وہ اپنے والدین جنہوں نے زنا کیا تھا سے بھی برا اور شریر ہے

سنن ابوداود (39/4) مسند احمد (311/2).

اس حدیث کو ابن قیم رحمہ اللہ نے المنار المنیف (133) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (672) میں حسن قرار دیا ہے

اس حدیث کی علماء کرام نے کئی ایک توجیہات کی ہیں جن میں سے مشہور یہ ہے :

سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر وہ اپنے والدین جیسا عمل کرتا ہے تو وہ تینوں میں سب سے برا اور شریر ہوگا

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی یہ روایت کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب وہ اپنے والدین جیسا عمل کرے تو وہ تینوں میں سب سے برا ہے"

یعنی اگر زنا سے پیدا شدہ بچہ والدین والا عمل کرتا ہے تو وہ تینوں میں سب سے برا ہے، اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے لیکن بعض سلف نے اسے اس معنی پر ہی محمول کیا ہے جیسا اوپر بیان ہوا ہے

اس شرح کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے اور علامہ البانی اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی تحسین ممکن ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"زنا سے پیدا شدہ بچے پر اس کے والدین کے گناہ میں سے کوئی گناہ نہیں، اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی"

مستدرک الحاکم (100/4) السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2186).

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ زنا سے پیدا شدہ اولاد غالب طور پر شریر اور بری ہی ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک خبیث اور حرام نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں، اور غالب طور پر خبیث اور حرام نطفہ سے کبھی پاکیزہ اور اچھا پیدا نہیں ہوتا، لہذا اگر اس نطفہ سے کوئی اچھا شخص پیدا ہو گیا تو وہ جنت میں جائیگا، اور حدیث عام مخصوص میں شامل ہوگی

دیکھیں: المنار المنیف (133).

اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر ولد زنا یعنی زنا سے پیدا شدہ ایمان لے آئے اور نیک و صالح اعمال کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، وگرنہ اسے اسی طرح کا بدلہ دیا جائیگا جو اس نے عمل کیے ہونگے جس طرح دوسروں کے ساتھ ہوتا ہے، اور پھر بدلہ تو اعمال کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ حسب و نسب کے مطابق، زنا سے پیدا شدہ بچے کی مذمت تو اس لیے ہوتی ہے کہ عام طور یہی خیال ہوتا ہے کہ وہ بھی غلط اور خبیث وگندے عمل کریگا جیسا کہ اکثر ہوتا ہے، جس طرح اچھے نسب کی تعریف ہوتی ہے کیونکہ ان کے متعلق خیر و بھلائی کا خیال ہوتا ہے

اور جب عمل ظاہر ہو جائیں تو اس کے مطابق ہی بدلہ ملے گا، اور پھر اللہ کے ہاں تو سب سے عزت والی مخلوق سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے"

دیکھیں: الفتاوی الکبری (83/5).

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی میں درج ہے:

"جب زنا سے پیدا شدہ بچہ دین اسلام پر فوت ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اور ابن زنا ہونا اس پر کوئی اثر انداز نہیں ہوگا، کیونکہ یہ اس کا عمل نہیں بلکہ کسی دوسرے کا عمل ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے:

ہر شخص اپنے اعمال کا گروی ہے.

اور اس طرح کی دوسری آیات بھی ہیں، لیکن جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کیا جاتا ہے کہ:

"زنا کی اولاد جنت میں داخل نہیں ہوگی"

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں، اور حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے الموضوعات میں ذکر کیا ہے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ روایات میں شامل ہوتی ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے" اھ

اور زنا سے پیدا شدہ بچے کے ساتھ شادی کرنے کے متعلق یہ ہے کہ فقہاء میں کسی بھی معتبر فقیہ نے اس کی حرمت بیان نہیں کی، بلکہ حنابلہ کے ہاں اس کے کفو ہونے میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا نسب کے اعتبار سے یہ لڑکی کا کفو بنتا ہے یا نہیں کچھ تو اسے کفو نہیں سمجھتے کیونکہ عورت کو اس کی عار دلائی جائیگی اور اس کے خاندان والوں کو بھی عار اٹھانا پڑیگی اور پھر یہی چیز آگے بڑھ کر اس کی اولاد کو بھی طعنہ کا باعث بنے گی "

دیکھیں : المغنی (28/7) اور الموسوعۃ الفقہیۃ (282/24).

فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے اپنی بیٹی کا شادی ایسے شخص سے کر دی جس کے متعلق پتہ چلا کہ وہ زنا سے پیدا شدہ تھا اس کا حکم کیا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا نکاح صحیح ہے، کیونکہ اس کی ماں کا گناہ اس بچے پر نہیں، اور اسی طرح جس نے اس کی ماں سے زنا کیا تھا اس کا گناہ میں اس بچے پر نہیں ہے اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی.

اور اس لیے بھی کہ ان دونوں کے اس عمل کی عاب بچے پر نہیں جبکہ بچہ دین پر صحیح عمل کرے اور اللہ کے دینی احکام کی پیروی کرتا ہو اور اسلامی اخلاق رکھتا ہو اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے الحجرات (13).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سب سے بہتر اور کریم ترین شخص کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

" ان میں سب سے بہتر وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی وپرہیز گار ہے "

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" جس کا عمل اسے سست اور پیچھے رکھے تو اسے اس کا نسب آگے اور تیز نہیں چلاتا " اھ

دیکھیں : الفتاوی الاسلامیۃ (166/3).

واللہ اعلم.